استغفار! گناہوں کا تریاق

جناب بریداحمد نعمانی

آج ہم گناہوں کے سمندر میں غرق ہیں۔ قدم قدم پر رب کریم کی نافرمانیاں کررہے ہیں۔ ہماری صبح، ہماری شام، ہماری رات معصیتوں سے آلودہ ہیں۔ نفس وشیطان کے چنگل میں پھنس کر ہم اپنے رحیم ومہربان پروردگار کی بغاوت کے مرتکب ہورہے ہیں۔ دنیا کی محبت نے ہمیں آخرت سے غافل کررکھا ہے۔ اس فانی، عارضی اورختم ہوجانے والی زندگی کو ہم نے اپنا مطمحِ نظر بنایا ہوا ہے۔ خوفِ خدا، فکرِ آخرت اور بارگاہِ الٰہی میں حاضری کا احساس معدوم ہوتا جارہا ہے۔ نتیجہ سامنے ہے۔ کثرتِ ذنوب نے ہم پر آفات وبلیات اور مصائب وآلام کے وہ پہاڑ توڑے کہ الامان والحفیظ!

حالاں کہ کتاب وسنت ہمیں اس بات سے آگاہ کرتے ہیں کہ انبیائے کرام صلوات اللہ علیہم اجمعین کے علاوہ کوئی فردِ بشر معصوم نہیں۔ ہر انسان سے خطا، لغزش اور غلطی کا صدور ہوسکتا ہے، لیکن بہترین خطار کار وہ ہے جو اپنے کیے پر نادم وشرم سار ہو، جسے اس حقیقت کا احساس ہو کہ میرا ہر عمل محفوظ کرلیا گیا ہے اور میرا رب مجھ سے اس بارے میں یقیناً پوچھے گا۔ یہی وجہ ہے صاحبانِ ایمان کو بار بار گناہوں کے ''تریاق'' کی طرف متوجہ کیا گیا ہے۔ قرآن کریم کی دسیوں آیاتِ مبارکہ توبہ واستغفار کی اہمیت بیان کرتی ہیں، سیکڑوں احادیثِ مبارکہ میں انابت اور رجوع الی اللہ پر روشنی ڈالی گئی ہے۔ ایسا نہ ہو کہ بندہ گناہ کا ارتکاب کرنے کے بعد مایوس و پریشان ہوجائے، بلکہ کتابِ مبین میں خطا کاروں کے واسطے صاف صاف اعلان کردیا گیا ہے: ''اللہ کی رحمت سے ناامید نہ ہو۔''

پھر سچے دل سے استغفار وتوبہ اور باری تعالیٰ کے سامنے اقرارِ معصیت کی خیر و برکات دونوں جہانوں میں نصیب ہوتی ہیں۔ ایک حدیث مبارکہ میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''جو کوئی استغفار کو لازم پکڑے، اللہ تعالیٰ اس کے لیے ہر تنگی میں آسانی، ہر غم سے دوری (کا سامان) پیدا فرمائیں گے اور اُسے ایسی جگہ سے رزق نصیب فرمائیں گے، جہاں اس

الملکؒ فرماتے ہیں: ’’جو کوئی معصیت و گناہ کا کام کرے اور اس کے بعد استغفار کرلے اور اظہارِ ندامت سے کام لے، وہ برائی پر اصرار کرنے سے نکل گیا۔‘‘ (عون المعبود)

گناہوں پر شرم سار ہونا، اپنی لغزش کا اقرار کرنا اور اپنے جرم کا اعتراف کرنا، وہ مبارک و بابرکت عمل ہے جس کا توڑ شیطان کے پاس نہیں۔ امام اوزاعیؒ فرماتے ہیں:

’’ابلیس نے اپنے چیلوں سے کہا: ’’تم انسانوں کو کس طرح گمراہ کرتے ہو؟‘‘ وہ کہنے لگے: ’’ہم ہر طریقے اور ہر جہت سے انہیں گمراہ کرتے ہیں۔‘‘ ابلیس نے جواب میں کہا: ’’کیا استغفار کے بارے میں بھی تم نے انہیں گمراہ کیا ہے؟‘‘ یہ سن کر ابلیسی گماشتوں نے کہا: ’’استغفار تو وہ عمل ہے جو توحید باری تعالیٰ کے ساتھ جڑا ہوا ہے۔‘‘ (اس پر ہمارا زور کیسے چل سکتا ہے؟) ابلیس نے کہا: ’’میں انسانوں کے درمیان ایسی چیز پھیلاؤں گا جس پر انہیں استغفار کرنے کی نوبت نہیں آئے گی۔‘‘ امام اوزاعیؒ فرماتے ہیں: ’’شیطان نے انسانوں میں خواہشات وتمناؤں کو پھیلایا (جسے کوئی گناہ نہیں سمجھتا اور اس پر استغفار بھی نہیں کرتا)‘‘ (سنن دارمی: باب فی اجتناب الأہواء)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ جناب نبی کریم سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

’’بے شک شیطان نے (حق تعالیٰ سے) کہا تھا: ’’اے میرے رب! تیری عزت کی قسم! میں ہمیشہ تیرے بندوں کو گمراہ کرتا رہوں گا، جب تک ان کی روحیں ان کے جسموں میں موجود رہیں گی۔‘‘ (جواب میں) اللہ رب العالمین نے ارشاد فرمایا: ’’میری عزت کی قسم! میرے جلال کی قسم! میرے بلند مرتبے کی قسم! جب تک میرے بندے مجھ سے مغفرت طلب کرتے رہیں گے، میں انہیں معاف کرتا رہوں گا۔‘‘

آخر میں سمجھنے کی اہم بات یہ ہے کہ توبہ کی تین شرائط ہیں:

اول:... آدمی گناہ سے فی الفور باز آجائے۔ دوم:... اپنے کیے پر نادم ہو۔

سوم:... آئندہ اس گناہ کو نہ کرنے کا پختہ ارادہ ہو۔

اگر مذکورہ باتوں میں سے ایک بھی کم ہو تو توبہ نامکمل رہے گی۔

فائدہ: یہ شرائط اس وقت ہیں جب معصیت کا تعلق بندے اور رب کے درمیان ہو، اگر وہ گناہ کسی انسان سے بھی متعلق ہے تو اس میں چوتھی شرط یہ ہے کہ صاحبِ حق کو اس کا حق لوٹایا جائے۔

اللہ تعالیٰ ہمیں کثرتِ استغفار کی توفیق مرحمت فرمائے۔ (آمین)